بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۷ محرم ۱۳۹۱ھ، ۲۵ امان ۱۳۵۰ ہش، ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء	نمبر ۶۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"پرسوں رات جگر وں کی تکلیف ہوگئی تھی کل طبیعت بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۲ مارچ (بوقت شام) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اچھی رہی۔

ربوہ ۲۳ مارچ (بوقت شام) گذشتہ رات حضور ایدہ اللہ کو چکروں کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اُس پر خُدا سے نور اترتا ہے

جو خدا کے واسطے کچھ کھوتا ہے اُس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے

"جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نُور اترتا ہے۔ (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اُس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا۔۔۔۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اُسے دیا تو کیا دیا۔ دیکھو کیسی مناسبت ہے کہ اس نے چونکہ سب صحابہؓ سے اوّل خرچ کیا تھا اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔ غرض خدا کوئی بخیل نہیں اور نہ اس کے فیض خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدق دل سے طالب بنتا ہے۔ اُسے عزت دی جاتی ہے۔ یہ ہمارے دشمن تو اللہ تعالیٰ سے جنگ کرتے ہیں۔ بھلا ان سے آسمانی باتیں اور تائیدات روکی جا سکتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پرنالہ کے پانی کو تو کوئی روک بھی سکتا ہے مگر جو آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگ جاوے اس کو کون روک سکے گا اور اس کے آگے کونسا بند لگا دیں گے؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گلے میں درد اور سر درد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ امان۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی ناساز چلی آ رہی ہے۔ چلنے اور بیٹھنے کی تا حال ممانعت ہے کمر کے درد میں تو افاقہ ہے مگر پسلیوں میں درد کی تکلیف ابھی چل رہی ہے اگلے ماہ کی یکم تک دوسرا ایکسرے ہوگا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مجلس نُصرت جہاں کے پروگرام

"آگے بڑھو"

کے زیر انتظام ہمارے چوتھے ڈاکٹر مکرم انوار احمد صاحب ابن مکرم شمس الدین خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ پشاور مع اہلیہ ۲۱ مارچ ۷۱ء کو گیمبیا (مغربی افریقہ) کے لئے پشاور سے روانہ ہوئے ہیں۔

احباب جماعت دُعا فرماتے ہیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچانے اور ہمارے افریقن بھائیوں کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نُصرت جہاں ربوہ)

گیمبیا کے پارلیمنٹ کے انتخاب میں ایک مخلص احمدی دوست کی کامیابی

مبلغ گیمبیا مرزا محمد اقبال صاحب جارج ٹاؤن اپنے خط محررہ یکم مارچ ۱۹۷۱ء میں مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ اس ہفتہ جماعتِ احمدیہ گیمبیا کے ایک مخلص رکن جناب ایم۔ اے۔ سونکو پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کیلئے مُبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور انہیں قوم و ملک اور اسلام کی بیش از پیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

احادیث الرسول

نماز کی اہمیت

إِنَّ اوّل مَا يحاسَبُ بهِ العبد الصَّلوٰةُ

(کنزل العمال)

ترجمہ:۔ بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائیگا وہ نماز ہے

تشریح:۔ اس حدیث سے نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے کئی مساجد کے دروازوں پر لکھا ہوا دیکھا ہوگا۔

روز محشر کہ جاں گداز بود ؎ اولین پرسش نماز بود

کہ قیامت کے دن جب جان گداز ہو رہی ہوگی سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے بھی سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۷ر جون ۱۹۲۲ء)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن سب سے پہلی چیز جس کے متعلق پوچھا جائے گا وہ مومن کا قتل ہے۔ بظاہر یہ دونوں حدیثیں متضاد ہیں لیکن حقیقت میں کوئی تضاد نہیں۔ اس بارہ میں واضح ہے کہ انسان کے ذمہ دو قسم کے حقوق ہیں۔ (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد یعنی ایک قسم کے وہ حق ہیں جو بندوں کے ذمہ ہیں اور دوسری قسم کے وہ حقوق ہیں جو اللہ کے انکے ذمہ ہیں۔ تو حقوق میں سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا اور حقوق العباد میں سے باہمی خون خرابہ کے متعلق پہلا سوال ہوگا۔

(۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(نسائی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے خدا کے رسول اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نماز کو اس کے وقت پر باجماعت ادا کرنا اور والدین کی اطاعت کرنا خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا

تشریح:۔ مختلف مواقع پر مختلف اعمال کو افضل فرمایا اور یہ کوئی تناقض نہیں ہے مراد یہ ہے کہ یہ تمام اعمال افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ پوچھنے والے کے حالات کے مطابق اس کو بتایا۔ کیونکہ طبیب وہی ہے جو مزاج کے مطابق نسخہ میں تبدیلی کرتا چلا جائے۔ ہر ایک کے لئے ایک نسخہ ہی مفید نہیں ہوتا۔

نماز ارکانِ اسلام میں سے سب سے اہم اور پہلا رکن ہے ایک حدیث میں آیا ہے مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے۔ مومنوں کے لئے ترقی کا زینہ نماز ہی ہے۔ اگر نماز کی حقیقت پر غور کریں تو نماز تمام مذہب کا خلاصہ ہے۔ یہ مذہب کی روح کو پیدا کرنے اور سمجھنے کے لئے عملی تربیت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اسکو کبھی بھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آئے گا کہ جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔"

(الفضل ۲۸ر ستمبر ۱۹۲۳ء)

(۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ قَالَ كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں دن میں پانچ مرتبہ نہائے دھوئے تو کیا کوئی میل اس کے جسم پر باقی رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کی کہ اس طرح تو میل باقی رہ ہی نہیں سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی طرح پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے گناہوں کو مٹاتا ہے۔

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں نماز کی نہایت عمدہ تمثیل بیان فرمائی ہے۔ فرمایا جس طرح نہر میں نہانے سے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہتی۔ یہی حالت نماز کی ہے کہ حضور قلب سے نماز ادا کرنے کے بعد تمہاری روح پر کوئی میل باقی نہ رہے گی ——— حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کیا خوب فرمایا ؎

جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

نمازِ تہجد

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ (ترمذی)

ترجمہ:۔ اے لوگو! کھانا کھلاؤ اور السلام علیکم پھیلاؤ اور اس حالت میں نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

تشریح:۔ مدینہ منورہ میں تشریف آوری کے بعد سب سے پہلا فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اس حدیث میں مسلمانوں کو تین ایسی چیزوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر مسلمان اس پر عمل کریں تو دین و دنیا دونوں آج بھی ان کی ہوسکتی ہیں۔ یہ ہماری دیرینہ روایات تھیں۔ جنہیں ہم نے بھلا دیا۔ یہ شعار تھے مسلمانوں کے۔ وہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ ہر ملنے والے کو السلام علیکم کہتے اور رات کے پچھلے پہر مصلّی پر کھڑے ہوکر اپنے خدا سے عجز و نیاز کرتے تھے۔

(احادیث الاخلاق مرتبہ مولانا غلام باری صاحب سیف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار ہے دائیں بازو اور ٹانگ پر فالج کا ہلکا سا حملہ ہوا ہے۔ بازو میں بے حسی ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

۲۔ میری بھاوجہ صاحبہ کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد سعید نگران بہشتی مقبرہ — ربوہ

وہی نیکی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتی ہے جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جائے

کچھ دن نیکی کرکے پھر اُسے چھوڑ دینا ایک ایسی کمزوری ہے جس سے انسان کی روحانی زندگی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے

نمازیں انسان کے روحانی اعضاء ہیں ان میں سُستی کرنا روحانی اعضاء کو کاٹنے کے مترادف ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بصیرت افروز تقریر

فرمودہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا۔ میں نے جماعت کو کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ

کام وہی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتا ہے

جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جائے۔ یوں تو ادنٰے سے ادنٰے اور ذلیل سے ذلیل انسان بھی کبھی نہ کبھی کوئی نیکی کر لیتا ہے۔ لیکن اس کا دو دن کے لئے نیکی پر کاربند ہونا اس بات کی علامت نہیں سمجھی جا سکتی کہ وہ فی الحقیقت نیک انسان ہے اسی طرح اگر کوئی شخص کچھ عرصہ باقاعدہ چندہ دیتا ہے دین کے لئے قربانی بھی کرتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان سب باتوں کو چھوڑ دیتا ہے تو کوئی عقلمند انسان ایسا نہیں جو ایسے شخص کو کامل طور پر ایماندار یا متقی سمجھ سکے۔ ہمارے ملک کی مساجد میں سے

کچھ مساجد ایسی بھی ہیں

جو کنچنیوں کی بنوائی ہوئی ہیں، یا بعض ایسے لوگوں کی بنوائی ہوتی ہیں جن کی ساری عمر ظلم و تعدی اور دوسری بدعات میں گزری لیکن جب وہ مرنے کے قریب پہنچے تو کوئی مسجد یا کنواں یا مدرسہ یا لائبریری بنوادی اور اس کے بنوانے کے بعد انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کام کر دیا ہے اور مسجد یا کنواں یا مدرسہ یا لائبریری بنوا کر اللہ تعالےٰ پر اتنا بڑا احسان کر دیا ہے کہ اب اللہ تعالےٰ کا کوئی حق نہیں کہ آخرت میں ان سے ان کے اعمال کے متعلق باز پرس کرے۔ گویا اصل مالک وہ ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کا محتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہود کی اسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ ایسے جاہل اور بے وقوف ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے متعلق کہتے ہیں کہ اصل مالدار تو ہم ہیں اور اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ فقیر اور محتاج ہے جو اپنے دین کی اشاعت کے لئے ہم سے پیسے مانگتا ہے (آلِ عمران ع ۱۹) یہ سب باتیں وہ تمسخر سے کہتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں یہ خیالات لوگوں میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ نجات ہمارے اپنے اعمال سے وابستہ ہے یہی وجہ ہے کہ اگر وہ کوئی نیکی کا کام کرتے بھی ہیں تو وہ اللہ تعالےٰ کے ذمہ احسان سمجھتے ہیں اور یہی ذہنیت ہے جو

نیکیوں پر استقلال اور دوام کی عادت

پیدا نہیں ہونے دیتی لوگ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کر کے بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر بڑا احسان کر دیا ہے اور احسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا تھوڑا ہو زیادہ برابر ہوتا ہے گویا وہ اللہ تعالےٰ کو رشوت دیتے ہیں۔ جس طرح کسی شخص کے پاس ٹکٹ نہ ہو اور وہ ریل گاڑی میں سفر کر رہا ہو اور ٹکٹ چیک کرنے والا آ جائے تو وہ بجائے پورا کرایہ ادا کرنے کے کچھ رشوت دے کر چیکر کو خاموش کرا دے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ وہ ایک نیکی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی آنکھیں نیچی کرنا چاہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اگر ہم ساری عمر بھی نیکیاں کرتے چلے جائیں تو بھی ہماری ذمہ داری ادا نہیں ہوتی وہ لوگ جو کچھ دیر کام کرنے کے بعد کچھ عرصہ

قربانی کرنے کے بعد

تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اندر سُستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو پھر بیدار کیا جائے اور ان کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے ایسے لوگوں کو

اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے

کیونکہ اگر ایک شخص ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس دن کھانا نہ کھائے تو وہ یا مر جائے گا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا۔ اگر ایک شخص ہزار سال میں نو سو ننانوے سال اور تین سو پچاس دن تک کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس پندرہ دن نہ کھائے تو اس کا پچھلا کھایا ہوا آئندہ نہ کھانے والے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی روحانی زندگی کا ہے اگر اس کو روحانی غذا نہ ملے تو ایسے شخص کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور وہ یا تو مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی حالت کی طرف توجہ کرے اور توبہ و استغفار کرے تو اسے اللہ تعالےٰ موت کے گڑھے سے نکال لیتا ہے اور اگر توجہ نہ کرے اور اپنی اصلاح کے لئے نیکی کی طرف قدم نہ اٹھائے تو اس پر موت وارد ہو جاتی ہے پس تھوڑا سا کام کر کے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے اپنی آخرت کے لئے بہت کچھ کر لیا ہے یہ محض نفس کا دھوکہ ہے یہ ایسی ذہنیت ہے جو عملی حالت کو خراب کر رہی ہے اور اگر ہماری جماعت بھی اس رَو میں بہہ جائے تو یہ قابلِ افسوس بات ہو گی۔ میں دیکھتا ہوں کہ نمازوں میں پھر سستی پیدا ہو رہی ہے نمازیں انسان کے روحانی اعضاء ہیں۔ نمازوں میں سُستی کرنا اپنے روحانی اعضاء کو کاٹنے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مترادف ہے اور اگر کسی ایسے شخص کو جو نہ آنکھیں رکھتا ہو نہ ناک رکھتا ہو نہ زبان رکھتا ہوں نہ ہاتھ رکھتا ہو جنّت میں بھی داخل کر دیا جائے تو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔ جیسے کسی لولے، لنگڑے اور اندھے شخص کو شالامار باغ میں بٹھا دیا جائے تو وہ اس سے کیا لطف حاصل کر سکے گا۔ اسی طرح جس شخص کے روحانی اعضاء کام نہیں کرتے تو اسے اگر جنّت میں بھی داخل کر دیا جائے تو وہ جنت سے کیا لطف اٹھائے گا۔ گو ایسے آدمی کا جس کے روحانی اعضاء کام نہ کرتے ہوں۔ جنّت میں جانا ناممکن ہے لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی شخص فرشتوں کو دھوکہ دے کر جنت میں چلا بھی جائے تو وہ اندھا۔ لُنجا اور لنگڑا شخص جنّت میں جا کر کیا کرے گا۔ اس کی آنکھیں نہیں کہ جنت کے نظاروں کو دیکھ سکے۔ اس کے کان نہیں کہ جنّت کی عمدہ آوازوں کو سُن سکے۔ اس کی زبان نہیں کہ جنّت کے ثمرات کو چکھ سکے اس کے ہاتھ نہیں کہ کسی کو چھو کر اس کی لطافت کو محسوس کر سکے۔ جنّت سے تو وہی لطف اٹھا سکتا ہے جس کی نمازیں باقاعدہ ہوں جس کے چندے باقاعدہ ہوں اور وہ تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہو۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو انسان کے روحانی اعضا ہیں جس نے ان میں سستی اختیار کی گویا اس نے اپنے روحانی اعضاء کاٹ ڈالے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ

(بنی اسرائیل رکوع ۸)

کہ جو شخص اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہے وہ اگلے جہاں میں بھی اندھا ہوگا۔ جو شخص سوچ سمجھ کر اعمال بجا لاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ

کسی نیکی سے محروم نہ رہے

اسے ہر نماز کے ذریعہ ایک نئی طاقت دی جاتی ہے اگر وہ حج کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اگر زکوٰۃ دیتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اگر وہ نیک بات کسی کو کہتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی ہے اگر وہ کسی کی تربیت کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ اچھے کلمے کی کسی کو تلقین کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ ظلم و تعدی کو دور کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ کسی یتیم یا بیوہ کے بوجھ کا کفیل بنتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ کسی

مصیبت زدہ کی مدد

کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنی ایک نئی حس اور نئی طاقت کو زندہ کرتا ہے جو جنت میں اس کے کام آنے والی ہے جتنی نعمتیں جنت میں ہیں اگر انسان چاہے کہ ان سب سے لطف اٹھائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابل پر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے جس طرح انسان دُنیا میں اچھے نظارے دیکھ کر لُطف اٹھاتا ہے ناک سے خوشبو سونگھ کر یا کانوں سے اچھی آوازوں کو سن کر لطف اندوز ہوتا ہے یا زبان سے چکھ کر لذّت اٹھاتا ہے اور ہر ایک چیز کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں قسمیں ہوتی ہیں۔ نظارے دنیا میں ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اسی طرح خوشبوئیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اچھی آوازیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ اور چیزوں کے ذائقے بھی ہزاروں قسم کے ہیں ہر ایک آدمی کا ذوق مختلف ہوتا ہے بعض آدمی ترش چیز کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض ترش چیز کو سخت ناپسند کرتے

کیونکہ وہ ان کے ذوق کے مطابق نہیں ہوتی اور جن کو ترش چیز پسند ہے وہ سارے کے سارے کسی ایک چیز کو پسند نہیں کرتے بلکہ مختلف طبائع مختلف چیزوں کو پسند کرتی ہیں کیونکہ ترش چیزیں کوئی ایک یا دو قسم کی نہیں بلکہ ہزاروں قسم کی ہیں۔ بعض میٹھاس کو پسند کرتے ہیں آگے مٹھاس کی بھی ہزاروں قسمیں ہیں بعض کو گڑ پسند ہوتا ہے۔ بعض کو فیرنی پسند ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں میٹھی ہیں۔ لیکن کسی کو کوئی میٹھی چیز پسند ہوتی ہے اور کسی کو کوئی اسی طرح جنّت کی نعمتیں بھی لاکھوں کروڑوں قسم کی ہوں گی۔ مگر ان کے مقابل پر انسان کو بھی کروڑوں کروڑ نیکیاں کرنی چاہئیں۔

قرآن مجید سے پتہ لگتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں مومنوں کے لئے افتراق اور جدائی کو پسند نہیں فرمایا۔ پس وہاں اعلیٰ اور ادنیٰ کا امتیاز اس رنگ میں باقی نہیں رہے گا کہ وہ ایک دوسرے سے جدا رہیں۔ بلکہ ان کو ایک درجہ میں جمع کر دیا جائے گا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسےٰؑ حضرت عیسےٰؑ اور دوسرے انبیاءؑ بھی جنّت کی لذات سے اسی طرح سو فیصدی لُطف اندوز ہو رہے ہوں گے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

اصل بات یہ ہے

کہ چونکہ جذباتی لحاظ سے انسان پر اس کے پیاروں کی جدائی شاق گزرتی ہے اس لئے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ادنےٰ اور اعلےٰ کے امتیاز کو مٹا کر ایک ہی مقام میں ان کو جمع کر دے گا مگر اس کے باوجود ان میں مدارج کا امتیاز ہوگا۔ ایک ہی پلیٹ سے دو آدمی کھانا کھاتے ہیں تو ہر ایک ان میں سے اپنے ذوق کے مطابق اس سے لطف اندوز ہوتا ہے ہر روز گھر میں کھانا پکتا ہے۔ میاں بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار اسے کھاتے ہیں مگر کیا وہ سارے کے سارے ایک سا مزا اٹھاتے ہیں حالانکہ وہ سب کے سب ایک ہی کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔ پس مشارکت سے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ سب مزا اٹھانے میں بھی برابر ہوں۔ جنت میں

مشارکت بھی ضروری ہے

کیونکہ اگر سارے رشتہ دار ان نعمتوں میں شامل نہ ہوں تو جنت پورا انعام نہیں کہلا سکتی۔ باپ کہیگا میرا بیٹا میرے پاس نہیں ہے بیوی کہے گی میرا خاوند میرے پاس نہیں ہے خاوند کہیگا میری بیوی میرے پاس نہیں ہے بیٹا کہیگا میرے ماں باپ میرے پاس نہیں ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ سب کو جمع کر دے گا۔ مگر باوجود ایک جگہ جمع ہونے کے ضروری نہیں کہ وہ سب جنّت کی نعمتوں سے ایک جیسا لُطف اٹھائیں۔ جیسا کہ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہی کھانا پکتا ہے یہ کبھی نہیں ہوا کہ بیوی خاوند کے لئے تو پلاؤ پکائے بچوں کے لئے قورما پکائے اور اپنے لئے دال پکائے کوئی آدمی بھی اس تفریق کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ سب ایک ہی کھانے میں شریک ہوں گے ان کے ذوق اور ان کے مزے میں اختلاف ہوتا ہے اگر ان میں سے کوئی بیمار ہے تو وہ اور مزہ اٹھائے گا اور اگر کسی کے دانت نہیں تو وہ اور مزا اٹھائے گا اور جس کے دانت بھی ہیں اور صحت بھی ٹھیک ہے وہ اس سے اور مزا اٹھائے گا حالانکہ کھانا ایک ہی ہوتا ہے اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عزیز اور رشتہ دار اور مقرب صحابہؓ وغیرہ کھانے میں آپ کے شریک ہوں گے تاکہ ان دلوں میں ٹھیس نہ لگے لیکن ہر ایک ان میں سے الگ الگ مزا لے رہا ہوگا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درجات کا امتیاز

بھی باقی ہوگا۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بھی سو فیصدی اسی طرح جنت سے لطف اٹھائیں گے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لطف اٹھا رہے ہوں گے تو جنّت کے مدارج باطل ہو جاتے ہیں اور بڑے اور چھوٹے کا امتیاز باقی نہیں رہتا۔ حالانکہ یہ امتیاز موجود ہوگا۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوسرے لوگ ہر۔ ایس سو فیصدی تب شامل ہو سکتے ہیں کہ ان کے اعمال رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ سلم کے برابر ہوں لیکن ہم میں سے ہر ایک شخص جانتا ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ سلم اعمال کے لحاظ سے تمام انبیاء سے ارفع اور اعلیٰ ہیں پھر باقی انبیاء آپؐ کے ساتھ جنت کی نعماء میں سو فیصدی کس طرح شامل ہو سکتے ہیں اس نکتہ کو یاد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس دنیا میں اپنے اعمال کے ذریعہ جیسا ذوق پیدا کریں گے۔ اسی کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اٹھائیں گے اور ہر نیکی جس کے کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے ہم اپنے ہاتھ سے اس نعمت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر دینگے۔

اس نکتہ کو پہلے لوگوں میں سے بھی کسی نے بیان نہیں کیا۔ جہاں تک میں نے صوفیا کی کتابیں پڑھی ہیں۔ کسی نے اس بات کے متعلق بحث نہیں کی اور نہ اس موضوع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے غرض جنتیوں کے اتصال اور اتحاد سے اللہ تعالےٰ کا مقصد یہ ہے کہ جنتی لوگوں کو

تسکین قلب حاصل ہو

اور کوئی خلش ان کو تکلیف نہ دے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بے شک تسکین قلب حاصل تھی لیکن بعد میں آنے والے دل میں ایک چبھن محسوس کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے۔ ہم بھی آپؐ کا زمانہ دیکھتے ہم بھی آپؐ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتے لیکن جنت میں اس قسم کی کوئی خلش باقی نہیں رہے گی۔ پس جنّت میں اتحاد اور اتصال بھی ہوگا اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ سب رشتہ داروں کو ایک جگہ جمع کر دے گا تاکہ جدائی ان کو تکلیف نہ دے لیکن ان میں مدارج کا امتیاز بھی باقی رہے گا اور وہ اس طرح کہ ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے ذوق اور اپنی اپنی حس کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اٹھائے گا۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ جس جس حس کو انسان دنیا میں تقویت دے گا۔ اس کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگا اور انسان کی حسّیں اس دنیا میں اس طرح تیز ہو سکتی ہیں کہ انسان محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے اعمال بجا لائے اور اعمال کے بجا لانے میں استقلال اور مداومت کا رنگ نہ ہو اس وقت تک وہ انسان کی روحانی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے کچھ دن تک التزام سے نماز پڑھنا پھر چھوڑ دینا کچھ دن اصلاح و ارشاد کے کام میں جوش دکھانا پھر خاموشی اختیار کر لینا کچھ دن تک قربانی اور پھر تھک جانا یہ ایسی چیز ہے جس وجہ سے انسان کی

روحانی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے

اور وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے جاذب نہیں ہو سکتے اللہ تعالےٰ کے فضل پورے طور پر انہیں لوگوں پر نازل ہوتے ہیں جو صرف اللہ کی خاطر اعمال بجا لاتے ہیں اور اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ نبی یا خلیفہ ان کو بار بار توجہ دلائے وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ کسی بڑے آدمی نے تحریک کی ہے یا کسی چھوٹے آدمی نے بلکہ وہ ہر ایک تحریک پر خواہ وہ نبی کی طرف سے ہو یا خلیفہ کی طرف سے ہو لبیک کہنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کبھی پسند نہیں کرتا۔ لوگ نبی یا خلیفہ کی خاطر کام کریں موحد قوم وہی ہوتی ہے کہ خواہ نبی یا خلیفہ زندہ رہے یا فوت ہو جائے اس کے اخلاص میں اور اس کے جوش میں کمی نہ آئے بلکہ وہ اسی جوش اور اخلاص سے کام کرتی چلی جائے۔ جس جوش اور اخلاص سے وہ پہلے کام کرتی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ جو کام پورے طور پر موحد ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی نہ حکومتیں اسے کوئی گزند پہنچا سکتی ہیں اور نہ بادشاہتیں اس کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں۔ ہمیشہ شرک ہی قوموں کی تباہی اور ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ پس دوستوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ آپ لوگوں کے

اعمال میں کسی قسم کی ملونی نہ ہو

اور ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں مداومت اختیار کریں اور کسی بات کے متعلق بھی آپ لوگوں کو بار بار توجہ دلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ ایک آواز ہی آپ کے لئے کافی ہو۔

جو قوم اس بات کی عادی ہو کہ اسے بار بار بیدار کیا جائے اسے اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ انبیاء اور خلفاء تو اللہ تعالےٰ کی سواریاں ہوتے ہیں جو بوقت ضرورت بندوں کو عطا کی جاتی ہیں اور وہ بڑی حد تک جماعتوں کے بوجھوں کو اٹھاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ سہولت کے لئے اپنے بندوں کو یہ سواریاں دیدے تو یہ اس کا احسان ہوتا ہے اور اگر یہ سواریاں نہ ہوں تو اللہ تعالےٰ کی جماعتوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ ان بوجھوں کو خود اٹھائیں اگر کسی والد کو اپنا بچہ اٹھا کر لے جانے کیلئے سواری نہ ملے تو وہ اس کو پھینک نہیں دیتا بلکہ خود اٹھا کر لے جاتا ہے

موت فوت کا سلسلہ

تو انسانوں کے ساتھ جاری ہے اس لئے نہ کسی انسان پر بھروسہ کرنا جائز ہے اور نہ بھروسہ کرنا چاہیئے۔ جن لوگوں میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ خواہ کوئی زندہ رہے یا فوت ہو ان کے اعمال میں کوئی کمی واقعہ نہ ہو۔ یہی لوگ موحد ہوتے ہیں اور جب توحید کی روح قوم میں سے مٹ جائے۔ تو قوم بھی مٹ جاتی ہے۔ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد

اللہ تعالےٰ کا سپرد کردہ کام

چھوڑ دیا تھا نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ ہم نے نہایت اخلاص سے جاری رکھا اور اللہ تعالےٰ نے ہمارے اخلاص کو قبول فرمایا اور ہمیں پہلے کی نسبت بہت زیادہ ترقی عطا کی۔ اگر آئندہ بھی جماعت اس روح کو قائم رکھے کہ کسی کی موت کی وجہ سے ان پر سستی پیدا نہ ہو۔ بلکہ وہ اپنے کام کو پہلے کی نسبت زیادہ ہمت کے ساتھ کرتی چلی جائے تو اللہ تعالےٰ اُسے بہت زیادہ ترقیات دے گا۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ

جس قوم میں توحید زندہ ہے

وہ قوم زندہ رہے گی۔ اور جس قوم میں توحید مٹ جائے گی وہ قوم بھی مٹ جائے گی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلہائے رنگا رنگ

تاریخ اسلام

صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان

ذی قعدہ سنہ ۶ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا عزم فرمایا حضور چودہ سو صحابہ کو ہمراہ لے کر مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔ احرام باندھا گیا اور قربانی کے ستر اونٹ ساتھ لے لئے گئے۔ قریش کو تسلی دینے کے لئے کہ مسلمانوں کی یہ آمد جنگ کی نیت سے نہیں مسلمانوں کو حکم دے دیا گیا کہ کوئی شخص ہتھیار لگا کر نہ چلے۔ تلوار بھی میان کے اندر رکھی جائے ذوالحلیفہ پہنچ کر آپ نے قریش کا حال معلوم کرنے کے لئے ایک شخص آگے بھیجا اس نے واپس آکر اطلاع دی کہ قریش نے آپ کے مقابلے کے لئے بڑی بھاری فوج جمع کر لی ہے۔ وہ آپ کو کعبے میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ آنحضرتؐ نے صحابہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ قریش نے خالد بن ولید کو (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) ایک دستہ فوج دیکر مسلمانوں کی مزاحمت کے لئے بھیجا۔ خالد بن ولید مسلمانوں کی اچانک آمد سے پریشان ہوکر واپس چلے گئے اور قریش سے کہا کہ مسلمان تو آ گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قیام فرمایا۔

مسلمانوں کے حلیف قبیلہ خزاعہ کے رئیس بدیل نے حضورؐ کے پاس آکر آپ کے آنے کی وجہ دریافت کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ قربانی کے اونٹوں اور ہمارے احرام باندھنے پر نظر ڈالو۔ بدیل نے واپس جاکر قریش سے کہا کہ مسلمان تم سے جنگ کرنے کو نہیں آئے۔ صرف عمرہ کے لئے آئے ہیں۔ قریش کے بعض لوگوں نے کہا۔ ہم انہیں عمرہ کے لئے بھی نہیں آنے دیں گے۔ پھر قریش نے ایک اور رئیس حلیس کو بھیجا۔ وہ قربانی کے اونٹ دیکھ کر راستے ہی سے واپس چلا گیا۔ اور کہا مسلمان صرف خانہ خدا کی زیارت کو آتے ہیں۔ قریش نے ایسے باتوں میں اڑتے ہوئے کہا۔ خواہ کچھ ہو۔ مسلمان مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ سن کر حلیس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اگر تم یونہی ضد کر کے مسلمانوں کو بیت اللہ کی زیارت سے روکو گے۔ تو اپنا جتھا ساتھ لے کر .... تم سے جنگ کروں گا۔ اب قریش کے بھی حواس درست ہوئے اور انہوں نے مشکل سے حلیس کے غصے کی آگ ٹھنڈی کی۔

بیعت رضوان

آنحضرتؐ نے خراش بن امیہ کو قریش کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا۔ کہ ہمارے آنے کا مقصد جنگ نہیں بلکہ زیارت کعبہ اور ادائے قربانی ہے قریش نے خراش کو قتل کر دینا چاہا۔ لیکن حلیس وغیرہ نے انہیں بچا لیا۔ قریش کے سرکش نوجوانوں کی ایک جماعت مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھی مسلمانوں نے اسے گرفتار کر لیا۔ لیکن آنحضرتؐ کے ایما سے چھوڑ دیا۔ حضورؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کو قریش کے پاس بھیجنا چاہا۔ لیکن ان کا جانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ اس لئے ان کی جگہ حضرت عثمانؓ کو بھیجنا پسند فرمایا۔ کیونکہ ان کے اپنے قبیلے کے بہت سے با اقتدار آدمی وہاں موجود تھے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کو بطور سفیر قریش کے پاس بھیجا انہوں نے آپ کو وہیں روک لیا واپسی میں دیر ہو جانے سے مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ آنحضرتؐ نے یہ خبر سنکر فرمایا اگر یہ سچ ہے تو ہم اس قتل کا بدلہ لئے بغیر یہاں سے قدم آگے نہ بڑھائیں گے۔ چنانچہ حضورؐ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر جان بازی کی بیعت ــــ یہ نہایت ہی اہم بیعت تاریخ اسلام میں بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ شہادت کی افواہ جھوٹی ہے

قریش نے جب دیکھا کہ مسلمان تو لڑنے مرنے پر تلے ہوئے ہیں تو ان کا مفسدہ پرداز عنصر بھی صلح کی طرف مائل ہو گیا اور ان لوگوں نے عروہ بن مسعود کو معاملہ طے کرنے کے لئے آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا۔ عروہ نے حاضر ہوتے ہی کہا! محمدؐ! تمہارے دشمن تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور تمہارے مقابلے کے لئے پوری طرح لیس ہیں۔ تمہارے ساتھی تمہیں اکیلا چھوڑ کر منتشر ہو جائیں گے اور قریش کے حملے کی تاب نہ لا سکیں گے۔ تمہیں اپنی جان تک کے لالے پڑ جائیں گے۔ اس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے ایسا دندان شکن جواب دیا کہ عروہ کے لبوں پہ مہر سکوت لگ گئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ "ہم جنگ کی غرض سے نہیں۔ بلکہ عمرہ کی غرض سے آئے ہیں۔ لیکن اگر کفار آمادۂ جنگ ہیں۔ تو اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں اس وقت تک ان سے نبرد آزما ہونگا جب تک میری گردن سر سے جدا نہ ہو جائے یا خدا اپنا فیصلہ صادر نہ فرمائے۔" یہ سنکر عروہ قریش مکہ کے پاس واپس آگیا۔ اور کہا "اے گروہ قریش! تمہیں صلح کرنی ہی پڑے گی۔ محمدؐ کے ساتھیوں کو ان کے ساتھ اس قدر محبت اور عقیدت ہے کہ میں نے شاہان روم و ایران کے دربار میں کبھی یہ بات نہیں دیکھی" یہ سن کر قریش نے سہیل بن عمرو کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ اس نے قریش کی ہدایت کے مطابق صلح کی حسب ذیل شرطیں پیش کیں جنہیں آنحضرتؐ نے منظور فرمایا:۔

۱۔ مسلمان اس سال نہیں بلکہ اگلے سال آکر عمرہ کریں گے وہ غیر مسلح ہوں گے البتہ تلواریں جو میان میں بند ہوں گی۔ ساتھ لا سکیں گے۔ اور مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں گے۔

۲۔ صلح دس سال کے لئے ہو گی۔ اس دوران میں دونوں فریق امن و آشتی سے رہیں گے

۳۔ عرب کے قبیلے اس امر کے مجاز ہوں گے کہ وہ جس فریق کے چاہیں۔ ہم عہد اور حلیف ہو جائیں۔

۴۔ اگر مکہ کا کوئی شخص مدینہ چلا جائے گا تو اسے واپس مکہ بھیجدیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مدینہ سے مکہ آجائے گا تو اسے واپس نہ کیا جائے گا۔

چوتھی شرط صحابہ کرامؓ کو سخت ناگوار گذری۔ اتفاق دیکھئے کہ ابھی معاہدہ تحریر ہی کا مرحلہ طے کر رہا تھا کہ خود سہیل کے بیٹے ابو جندل جو اسلام قبول کر چکے تھے اور اس جرم میں ان پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ کسی طرح بھاگ کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ سہیل انہیں دیکھکر بولا۔ دیکھو محمدؐ یہ ایفائے عہد کا پہلا موقع ہے حضورؐ نے فرمایا ابھی تو معاہدے کی کتابت ہو رہی ہے۔ سہیل جھٹ بول اٹھا۔ تو بس ہم صلح نہیں کرتے۔ آنحضرتؐ نے نہایت اچھے انداز میں سہیل کو سمجھایا مگر اس کے سر پہ تو غصہ سوار تھا وہ نہ مانا آخر مجبوراً آنحضرتؐ نے ابو جندل کو سہیل کے سپرد کر دیا اور سہیل انہیں مارتا پیٹتا اپنے ساتھ لے گیا۔ صلح نامہ کی تکمیل کے بعد آنحضرتؐ اور مسلمانوں نے قربانی کے اونٹ وہیں ذبح کئے احرام کھولا اور حجامت بنوائی۔

خزاعہ اور بنو بکر میں دیرینہ دشمنی تھی اس صلح نامہ کے بعد قبیلہ خزاعہ آنحضرتؐ کا اور قبیلہ بنو بکر قریش مکہ کا حلیف ہو گیا اور آنحضرتؐ اور قریش کی طرح ان دونوں قبیلوں میں بھی صلح ہو گئی۔ صحابہ اکرام کے خیال میں یہ صلح ایک طرح کی شکست تھی۔ کیونکہ اس کی بعض شرائط انہیں اسلئے سخت ناپسند تھیں کہ ان سے مسلمانوں کے کمزور ہونے کی بو آتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح نازل کر کے اس صلح کو فتح مبین قرار دیا اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ صلح واقعی فتح مبین تھی۔ اس صلح کے بعد حرب و ضرب کے شعلے ٹھنڈے ہو کر امن و امان قائم ہوا اور صرف دو سال کے اندر مسلمانوں کی تعداد دگنی ہو گئی۔

چوتھی شرط جسے عام طور پر شکست کے مترادف سمجھا جاتا تھا نتائج کے لحاظ سے ظفر و کامرانی کا موجب ہو گئی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک نومسلم ابو بصیرؓ کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مکہ سے مدینہ چلے آئے۔ قریش نے واپس کرنے کے لئے دو آدمی بھیجے آنحضرتؐ نے ایفائے عہد کے طور پر ابو بصیر کو ان دونوں آدمیوں کے ساتھ واپس بھیجدیا۔ راستے میں ابو بصیر نے ایک کو ہلاک کر دیا۔ دوسرا ڈر کے مارے مدینہ بھاگ آیا اور آنحضرتؐ کے پاس فریاد لایا۔ ابو بصیر نے حضورؐ سے عرض کی کہ آپ نے مجھے مکہ والوں کے سپرد کر کے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اب میں جانوں اور میرا کام۔ یہ کہکر وہ ایک ساحلی مقام عیص میں اقامت گزین ہو گئے۔ مسلمانان مکہ بھاگ بھاگ کر عیص میں جمع ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ان کا ایک زبردست گروہ بن گیا۔ قریش کا جو قافلہ تجارت ان کے پاس سے ہوکر گذرتا وہ لوگ اسے روک لیتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی تجارت دم توڑنے لگی۔ ناچار انہوں نے منت و سماجت سے آنحضرتؐ کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ چوتھی شرط سے ہماری توبہ اب جو مسلمان مکہ سے مدینہ جائیگا ہم اس کی واپسی کے لئے نہ کہیں گے۔ برائے کرم ابو بصیر کے گروہ مقیم عیص کو اپنے پاس مدینہ میں بلا بھیجئے۔ آنحضرتؐ نے قریش کی درخواست کو شرف قبول بخش کر اس گروہ کو مدینہ واپس بلا لیا اور قریش کی جان میں جان آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ سلسلہ احمدیہ

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا تاریخی دن ——— یوم البیعت

بیعت کیلئے حکم الٰہی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلان بیعت سے قبل بھی بہت سے سعید الفطرت ا اب آپ سے دلی عقیدت رکھتے تھے اور یہ خواہش رکھتے تھے کہ حضور ان کی بیعت لیں مگر حضور ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ لَسْتُ بِمَاْمُوْرٍ (یعنی میں مامور نہیں ہوں) چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کے ذریعہ سے مولانا عبدالقادر صاحب کو تحریر فرمایا کہ ”اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور ...... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ مولوی صاحب اخوت دینی کے بڑھانے میں کوشش کریں اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔“

آخر چھ سات برس بعد ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ اس ربانی حکم کے الفاظ یہ تھے:۔

”اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ“

یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی طیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

بیعت کا اعلان

حضرت کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر ۱۸۸۸ء میں بشیر اول کی وفات سے پیدا کر دی ملک میں آپ کے خلاف ایک کہرام مچ گیا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے۔ لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلہ کے آغاز کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرما دیا

دس شرائط بیعت

اس اعلان کے ساتھ جو بیعت کے متعلق پہلا اعلان تھا آپ نے بیعت کیلئے معین رنگ میں کوئی خاص شرائط نہیں تحریر کی تھیں ....

...... مگر ادھر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دس گیارہ بجے شب (بیت الفکر کے زیر سقف کمرہ سے متصل مشرقی کمرہ میں) تولد ہوئے ادھر آپ نے تکمیل تبلیغ کا اشتہار تحریر فرمایا اور اس میں بیعت کی وہ دس شرائط تجویز کیں جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اس طرح جماعت احمدیہ اور پسر موعود کی پیدائش توام ہوئی۔

یہ بنیادی دس شرائط حضرت کے الفاظ میں یہ تھیں:۔

اوّل: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا لے گا

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کر لے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔

لدھیانہ میں ورود

اس اشتہار کے بعد حضرت قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقع محلہ جدید میں فروکش ہوئے۔ یہاں سے آپ نے ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کی اغراض و مقاصد پر مزید روشنی ڈالی۔

اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے حضرات ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔

حضرت کے اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، پٹیالہ، جالندھر، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ اور میرٹھ کے اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز لدھیانہ میں حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان واقعہ محلہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار ہوا جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا ”بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ طہارت“ رجسٹر کے اندر ایک نقشہ تھا جس میں نام ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔

حضرت اقدس بیعت کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں (جو بعد کو دار البیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر شیخ حامد علی صاحبؓ کو مقرر کر دیا۔ اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور لمبی بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے۔

”آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالےٰ سے معافی چاہتا ہوں استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔“

حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے بعد میر عباس علی صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب

خوشنویس مراد آبادی تیز چوتھے نمبر پر مولوی عبد اللہ صاحب سنوریؓ اور پانچویں نمبر پر مولوی عبد اللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ نے بیعت کی۔ ان کے بعد غالباً منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لے کر بلایا اور شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو اندر داخل کرتے جاؤ۔ اس کے بعد آٹھویں نمبر پر قاضی خواجہ علی صاحبؓ نویں نمبر پر میر عنایت علی صاحبؓ اور دسویں نمبر پر چوہدری رستم علی صاحبؓ اور پھر (معاً بعد یا کچھ وقفے کے بعد) حضرت منشی اروڑا خاں صاحبؓ نے بیعت کی۔ ستائیسویں نمبر پر رحیم بخش سنوریؓ (متوفی ۲۷ نومبر ۱۹۳۵ء) کی بیعت ہوئی اس طرح پہلے دن باری باری چالیس افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کا بیان ہے کہ جب بیعت کے لئے حضور نے اشتہار جاری کیا تو حضور نے میرے پاس کئی چھ سات اشتہار بھیجے منشی اروڑا صاحبؓ فوراً لدھیانہ روانہ ہو گئے۔ دوسرے دن محمد خاں صاحبؓ اور میں گئے اور بیعت کر لی منشی عبد الرحمن صاحب تیسرے دن پہنچے کیونکہ انہوں نے استخارہ کیا اور آواز آئی "عبد الرحمن آجا" ہم سے پہلے (اس دن نا قل) آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے بیعت حضور اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے اشتہار پہنچنے سے دوسرے دن صبح ہم نے بیعت کی پہلے منشی اروڑا صاحب نے پھر میں نے میں جب بیعت کرنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی منشی اروڑا صاحب نے تو بیعت کر لی ہے اور محمد خاں صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں چنانچہ محمد خاں صاحب نے بیعت کر لی۔ اس کے ایک دن بعد منشی عبد الرحمن صاحب نے بیعت کر لی۔ منشی عبد الرحمن صاحبؓ منشی اروڑا صاحب اور محمد خاں صاحب تو بیعت کر کے واپس آگئے کیونکہ یہ تینوں ملازم تھے میں پندرہ بیس روز لدھیانہ ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور بیعت کے بعد دعا بہت لمبی فرماتے تھے۔ پیر سراج الحق صاحبؓ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مولوی عبد الکریم صاحب اس دن لدھیانہ میں موجود تھے مگر پہلی بیعت میں شامل نہ ہو سکے۔ پیر سراج الحق صاحبؓ کا منشا قادیان کی مسجد مبارک میں بیعت کرنے کا تھا جسے حضرت نے منظور فرما لیا اور ۲۹ دسمبر ۱۸۸۹ء کو بیعت لی باقی حضرت مولانا عبد الکریم صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے انہی ایام میں بیعت کر لی تھی حضرت اقدس نے مولانا نور الدین صاحبؓ کو بلایا اور ان کے ہاتھ میں مولانا عبد الکریم صاحب کا ہاتھ رکھا اور ان ہر دو کو اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر مولانا عبد الکریم صاحبؓ سے بیعت کے الفاظ کہلوائے۔

ان ایام میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب کے خیالات نیچری تھے لیکن چونکہ وہ بچپن ہی سے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ سے ارادت رکھتے تھے اس لئے انہوں نے محض آپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد اتنا زبردست تغیر ہوا کہ خود ہی فرمایا کرتے تھے "میں نے قرآن بھی پڑھا تھا مولانا نور الدین کے طفیل سے حدیث کا شوق بھی ہو گیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں بھی پڑھ لیا کرتا تھا۔ مگر ایمان میں وہ روشنی وہ نور معرفت میں ترقی نہ تھی جو اب ہے۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو اپنے تجربے کی بنا پر کہتا ہوں کہ یاد رکھو اس خلیفۃ اللہ کے دیکھنے کے بدوں صحابہ کا سا زندہ ایمان نہیں مل سکتا۔ اس کے پاس رہنے سے تمہیں معلوم ہو گا کہ وہ کیسے موقع پر خدا کی وحی سناتا ہے۔ اور وہ پوری ہوتی ہے تو روح میں ایک محبت اور اخلاص کا چشمہ پھوٹ پڑتا ہے جو ایمان کے پودے کی آبپاشی کرتا ہے"

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی سب سے پہلے حضرت مولانا نور الدین صاحب کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم نے بیعت کی حضرت اماں جان ابتدا ہی سے آپ کے سچے دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں اس لئے آپ نے الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔

بابا رحیم بخش صاحب سنوریؓ کا بیان ہے کہ "بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا تو حضور نے فرمایا اس مکان میں کھانا کھلاؤ کیونکہ وہ مکان لمبا تھا غرض دسترخوان بچھ گیا اور سب دوستوں کو وہیں کھانا کھلایا گیا کھانے کے وقت ایسا اتفاق ہوا کہ میں حضور کے ساتھ ایک پہلو پر بیٹھا تھا حضور اپنے برتن میں سے کھانا نکال میرے برتن میں ڈالتے جاتے تھے اور میں کھانا کھاتا جاتا تھا۔ گاہے حضور بھی کوئی لقمہ نوش فرماتے تھے کھانے کے بعد نماز کی تیاری ہوئی نماز میں بھی ایسا اتفاق پیش آیا کہ میں حضور کے ایک پہلو میں حضور کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا کہ اس وقت امام کون تھا"

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں ۱۸ اپریل ۱۸۸۹ء تک مقیم رہے۔ ابتداً محلہ جدید میں پھر محلہ اقبال گنج میں۔ تاہم بیعت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ پہلے بیعت اکیلے اکیلے ہوتی رہی اور پھر خطوط کے ذریعہ سے اور پھر مجمع عام میں بیعت ہونے لگی۔

بیعت کے بعد نصائح

حضرت کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے چند نصائح بطور نمونہ درج ذیل ہیں:-

"اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل زندگی میں تغیر کرنا چاہیئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے" "ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہیئے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست در کار دل با یار والی بات ہونی چاہیئے"

"دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپروا کر دے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار ہو رہو"

"فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔"

بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں اس کا جواب اکثر یہ دیا کرتے تھے۔ کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں۔ آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں سورہ فاتحہ پڑھا کریں۔ درود شریف۔ لاحول اور سبحان اللہ پر مداومت کریں اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں"

(تاریخ احمدیت جلد دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ طلباء کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

(چوہدری نذیر احمد شاد ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۲ میرے بھائی سعید بشیر احمد صاحب ان دنوں بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سعید احمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستیں مطلوب ہیں
اکاؤنٹنٹ جنرل اسلام آباد کے دفتر میں

اسامی و تعداد	قابلیت کم از کم	تنخواہ
اپر ڈویژن کلرک ۲	الیف اے	135-6-170/10-270/15-315
	بی اے [illegible] عمر ۱۸ تا ۲۵ سال ۱/۳ کو	
لوئر ڈویژن کلرک 2	میٹرک - ٹائپ جانتا ہو۔ الفاظ ۳۰ فی منٹ	180-6/150-5-110

اپر ڈویژن والوں کا تحریری امتحان انگریزی - ریاضی - جنرل نالج میں ۱۳/۳ کو ۹ بجے دفتر متعلقہ میں - انٹرویو ۵/۱ لوئر ڈویژن والوں کا ٹائپ کرنے میں ۶/۱ کو ۹ بجے امتحان ہوگا۔ ان کا انٹرویو ۷/۱ کو ہوگا۔ انٹرویو کے وقت تمام امیدوار اصل سرٹیفکیٹ موقع پر پیش کریں گے۔ مشرقی پاکستان والوں کو ترجیح دی جائیگی

درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۸/۳ بنام افتخار علی راجا S.A.A.O ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل (سنٹرل) پاکستان ریونیوز اسلام آباد

(پ - ٹ ۲۲/۳/۱)

خالی آسامیاں

۱- اسسٹنٹ ڈیزائن ۲- اسسٹنٹ انجینئر مطابق ہے

گریڈ 350-35-525/40-925

قابلیت - بی - ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن (انجینئرنگ سول الیکٹریکل مکینیکل) پاک یونیورسٹی - یا غیر ممالک کی یونیورسٹیز سے یا A.M.I.E (پاک)

تجربہ: دو سال پبلک ہیلتھ انجینئرنگ یا سرکل ڈیزائنر - واٹر سپلائی - سیوریج ڈرینج کو ترجیح

عمر: ۲۷ سال تک - صرف پنجاب کے امیدواران درخواست دے سکتے ہیں۔ گورنمنٹ ملازمین اپنے افسران کی معرفت درخواست دیں۔

درخواست کی آخری تاریخ ۱۵/۴ - بنام ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن واٹر ونگ A-4-3-1-L گلبرگ III لاہور پ - ٹ ۲۱/۳/۱

(ناظر تعلیم)

وقف جدید میں شمولیت برکات الٰہی میں حصہ لینے کے مترادف ہے

وقف جدید جو مرکزی تحریکوں میں سے آخری اور جماعت کے ہر چھوٹے بڑے مرد اور عورت کے لئے بنیادی تحریک ہے۔ جماعتوں کے دوستوں کے لئے اقل ترین اور عمدہ ترین دینار کا معیار پیش کرتی ہے۔ یعنی صرف -/۶ روپے فی کس فی سال

اگر آپ اس قدر معمولی حصہ سے کر اسلام کی حقانیت اور اس کی برکات کو دلوں میں قائم کر سکتے ہیں تو یہ خوش قسمتی ہے۔ اور اس خوش قسمتی کو جس قدر جلد حاصل کر لیا جائے اتنا ہی بہتر ہے

(ناظم مال)

کیا آپ کو وقف جدید کے عطیہ مراکز کی تحریک میں حصہ لینا یاد ہے؟

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریبا ایک درجن اصحاب کو توفیق ملی ہے کہ وہ وقف جدید کے ایک ایک معلم کے ماہوار خرچ کا کچھ حصہ برداشت کریں۔ ایسے اصحاب کے نام بذریعہ وقف جدید میں بھی شائع کئے جا چکے ہیں اور ان کے لئے دعا کی تحریک بھی وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے

مگر معلمین کے نظام کی پھیلاؤ کی بے حد ضرورت ہے۔ ابھی درجنوں ایسے مقامات ہیں۔ جہاں قرآن کریم کو پڑھنے والے پڑھانے والوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ان جگہوں پر معلمین بھیجے جاویں تاکہ اس بے دینی کے دور میں قرآنی حکمت دینیت کی شمع روشن ہو۔ پس وقت ہے کہ آپ اس میں حصہ لیں

ناظم مال

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

یاد رکھنے کی باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے رسالہ "یاد رکھنے کی باتیں" شائع کیا ہے۔ اس کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ اگست میں ہوگا۔ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اطفال کو یہ رسالہ زبانی یاد کروائیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سستی ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ خاکسار قائدین - ناظمین اطفال اور والدین سے درخواست کرتا ہے کہ بچوں کو یہ رسالہ یاد کر کے امتحان کے لئے تیار کریں۔ جس میں پاس ہونے کا معیار سو فیصدی نمبر حاصل کرنا ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نتیجہ امتحان "ستارہ اطفال"

گذشتہ سال مجالس اطفال الاحمدیہ مشرقی پاکستان سے ستارہ اطفال کا امتحان لیا گیا تھا۔ اس میں سات مجالس نے شرکت کی اور ۸۳ اطفال میں سے ۷۰ اطفال کامیاب ہوئے بارک اللہ لهم تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔

		حصہ لینے والے اطفال	کامیاب ہونے والے اطفال
(۱)	برہمن بڑیہ	۳۰	۲۷
(۲)	چٹاگانگ	۱۸	۱۴
(۳)	سندربن	۱۵	۱۱
(۴)	کومیلا	۴	۳
۵	نصرت آباد	۵	۵
۶	اوتغالی	۵	۴
۷	تابورہ	۴	۴

اول دوم سوم آنے والے اطفال

	عبد الباقی برہمن بڑیہ	۹۲/۱۰۰
(۱)	نعیم تفویض - چٹاگانگ	۹۱
(۲)	ایس ایم مسعود الحق "	۹۱
	فلاح الدین نظامی	۸۹

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ امان/مارچ کا چندہ جلد ارسال کریں

ماہ مارچ کی بیس تاریخ ہو چکی ہے۔ ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے چندہ ماہ مارچ مرکز میں موصول ہوا ہے قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ جلد از جلد ماہ مارچ کا چندہ مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ)

اعلان گمشدہ رسید بک خدام الاحمدیہ

قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اسماعیل آباد ملتان نے اطلاع دی ہے کہ ان سے رسید بک ۸۰۹۸ جو کہ رسید نمبر ۱ تک استعمال شدہ ہے گم ہو گئی ہے خدام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک پر کوئی ادائیگی نہ کریں نیز اگر کسی کو اس رسید بک کے بارے میں علم ہو تو قائد مجلس اسماعیل آباد یا براہ راست مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سب سے سستی "دوائے اپھارہ"
حیوانات کے خطرناک مرض اپھارہ کو "دوائے اپھارہ" کا ایک پیکٹ فوراً دور کر دیتا ہے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں قیمت واپس کر دینے کی گارنٹی قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے درجن -/۵ گروس -/۵۰
ظفر میڈیسن کمپنی ۱۹-۹ H قد لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور
سٹاکسٹ الکیمسٹ گولبازار ربوہ

درخواست دعا

برادرم چوہدری مظفر حسین صاحب بوجہ ٹائیفائیڈ اور شدید کھانسی کے بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار محمد دار الیمن ربوہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں نیز دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنے اور درد وغیرہ کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔ چاننہ ڈنٹل سروس رنگ محل لاہور پانی والا تالاب

نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

یہ امتحان دو معیاروں پر مشتمل تھا معیار اوّل میں ۴۲ ممبرات شامل ہوئیں معیار دوم میں ۵۲۶
مختصر نتیجہ درج ذیل ہے تفصیلی نتیجہ عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔

معیار اوّل	اوّل (۱)	امۃ النور دار الرحمت وسطی نمبر ۲ ربوہ	۹۳/۱۰۰
	دوم (۱)	امۃ الرشید عابدہ ایم اے۔ ربوہ	۹۱/۱۰۰
	(۲)	امۃ الرفیق ایم اے فضل حق صاحب ربوہ	۹۱/۱۰۰
	سوم:	خالدہ مبارکہ ایم اے ربوہ	۹۰/۱۰۰
معیار دوم	اوّل (۱)	بشریٰ شاہدہ صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	۹۴/۱۰۰
	(۲)	امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	۹۴
	دوم (۱)	ستارہ حمید لاہور	۹۳
	(۲)	امۃ الحکیم لئیقہ ربوہ	۹۳
	سوم: (۱)	ناصرہ فضل شاہد جامعہ نصرت ربوہ	۹۲
	(۲)	بشریٰ طیبہ ربوہ	۹۲

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

محترم مولوی عبدالرحیم صاحب آف رہتال تحصیل راہوری حال ساکن سنگر نمبر ۱۸ تحصیل چھالیہ ضلع گجرات ایک مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۷/۲/۷۱ کو اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سنگھ نمبر ۱۸ کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ تھے نہایت دعاگو اور ہر دلعزیز بزرگ تھے۔ تبلیغ اسلام اور خدمت خلق میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ وفات سے پہلے وہ چند روز موضع جلّن ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی پروگرام کے ماتحت قیام پذیر تھے جہاں وہ مسجد کی تعمیر کی بھی کوشش فرما رہے تھے۔

مرحوم موصی تھے ان کا جنازہ اگلے روز ربوہ لایا گیا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ رشتہ داروں اور جماعت ہائے احمدیہ چار کوٹ راہوری کے لئے ان کی وفات گہرے صدمہ کا موجب ہے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

(نظام الدین نعمان۔ سابق مبلغ مغربی افریقہ)

درخواست ہائے دعا

میرے چچا محترم ابراہیم صاحب ڈار فریضہ حج ادا کرنے تشریف لے گئے ہوئے ہیں حج کے دوران سخت بیمار ہو گئے وہاں ہسپتال میں زیر علاج رہے انہیں جگر کے بڑھنے اور پرانی ہچکی کی تکلیف ہے اور خون میں بھی کمی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے پاؤں اور ٹانگیں متورم ہو گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کامل عطا فرمائے۔

(خاکسار طفیل احمد ڈار لائل پور)

۲۔ عاجز کے گھر کے قریباً تمام افراد کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں نیز دیگر مشکلات کی وجہ سے بہت پریشانی ہے
احباب کرام سب کی کامل شفایابی اور مشکلات سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالغفور احمدیہ ہال میگزین لین صدر کراچی)

۳۔ میرے چچا جان کے پاؤں میں شدید درد ہے نیز میرے نانا جان بیمار ہیں ہر دو کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد ... دیوان)

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۴۵۲۳
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

ھوالشافی
بے بی ٹانک BABY TONIC
جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف اصحاب احمد قادیان فرماتے ہیں "آپ کی تجویز کردہ "بے بی ٹانک" دونوں بچوں کو استعمال کرا رہا ہوں حیرت انگیز اثر کیا۔ دونوں نے مٹی کھانا ترک کر دیا۔" قیمت -/۳ اور ۱/۲۵ روپے صرف
پیش کردہ: کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
تقسیم کنندگان: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار۔ ربوہ۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ: ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔
"الفرقان" کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف سات روپے
(مینیجر ماہنامہ الفرقان۔ ربوہ)

خریداران الفضل سے
ضروری گذارش
بعض احباب اپنا ایڈریس انگریزی زبان میں تحریر فرماتے ہیں مگر چونکہ بسا اوقات تحریر بہت شکستہ ہوتی ہے اس لئے اسے پڑھنے میں اکثر مشکل پیش آتی ہے۔ ازراہ کرم جو احباب اپنا پتہ تحریر فرمائیں ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنا پتہ (ایڈریس) کیپٹل حروف میں صاف اور خوشخط تحریر کیا کریں تاکہ پرچہ بھجوانے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف -/۲ روپے
(مینیجر)

مرغی خانہ
چھوٹے اور بڑے گھر مشینیں
۲۰۰ سے ۳۰۰۰ انڈے تک ہم سے خریدیں
ریڈ یک روزہ چوزے مکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ
یک روزہ پٹھیاں ۹۰٪ ۳۰۰ روپے سینکڑہ
دو سو انڈے والی مشین تیل کی -/۲۰۰ بجلی کی -/۳۰۰ روپے
بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی -/۴۰۰
مینیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ۔

لیکوریا
کا آرام کے لئے توقیت دواء طلب کریں
قیمت مع محصول ڈاک -/۳۱
دھرم ہسپتال بازار حکیماں۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ
اور مختصر تفسیری نوٹس پر مشتمل ۱۴۶۱ صفحات
خاص رعایتی قیمت ۱۸ روپیہ عمدہ کاغذ فی جلد
اور کم قیمتی کاغذ سولہ روپے فی جلد نیز طلباء کے لئے
کم قیمتی کاغذ فی جلد خاص رعایت بارہ روپیہ مقرر ہے
احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں
اور ہم سے طلب کریں
مینیجر اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

ہمدرد نسواں (دھوپ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۲۰ روپے تیار کردہ: **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ ربوہ

قاعدہ یسرنا القرآن مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب
دنیا کے تمام ممالک میں بھجوانے کا انتظام ہے (مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ)

دورِ ثانی کے واقفین عارضی کے لئے تحریکِ دعا

پنج سالہ پروگرام کے مطابق جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں یہ نام یکم ہجرت ۱۳۴۹ ہش (یکم مئی ۱۹۷۰ء) سے شروع ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی خدمات کو قبول فرما کر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے ۲۰۴۰ نام اس سے قبل شائع ہو چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

۲۰۴۱- مکرم ڈار رفیق احمد صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۲۰۴۲- " ایم۔ ایس خالد صاحب مغل پورہ۔ لاہور
۲۰۴۳- " میاں غلام رسول صاحب میرک ضلع ساہیوال
۲۰۴۴ " چوہدری برکت اللہ صاحب چک ۲- ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا۔
۲۰۴۵ " منشی سیف الرحمٰن صاحب چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا
۲۰۴۶ " محمد عباس صاحب فاروقی بہاول نگر۔
۲۰۴۷ " عبد القدوس صاحب ثانی کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد۔
۲۰۴۸ " چوہدری عبد الجلیل خان صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۲۰۴۹ " غلام حسین صاحب حویلیاں ضلع ہزارہ
۲۰۵۰ " حکیم جلال الدین صاحب مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ
۲۰۵۱ " قریشی محمود احمد صاحب سمن آباد۔ لاہور
۲۰۵۲ " چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب سمن آباد۔ لاہور
۲۰۵۳ " ملک محمد ابراہیم صاحب الیسر کے ضلع شیخوپورہ
۲۰۵۴ " راجہ محمد لطیف صاحب کوٹلی آزاد کشمیر
۲۰۵۵ " حکیم سعد اللہ خان صاحب سچا سودا ضلع شیخوپورہ
۲۰۵۶ " سید مہدی شاہ صاحب معلم سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۲۰۵۷ " سید یوسف شاہ صاحب گنبد ضلع ہزارہ
۲۰۵۸ " چوہدری نذیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور
۲۰۵۹ " مولوی امیر الدین صاحب خلیل آباد آزاد کشمیر
۲۰۶۰ " چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۲۴ ضلع جھنگ
۲۰۶۱ " چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد ضلع نواب شاہ
۲۰۶۲ " مولانا ظفر محمد صاحب ظفر احمد نگر۔ ربوہ۔
۲۰۶۳ " چوہدری سارنگ خان صاحب مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ
۲۰۶۴ " عبد الواحد خان صاحب معلم پیرو شرقی ضلع ڈیرہ غازی خان
۲۰۶۵ " عمر الدین صاحب کوجر ضلع شیخوپورہ
۲۰۶۶ " نظام الدین صاحب " ضلع شیخوپورہ
۲۰۶۷ " نعیم احمد صاحب منور کراچی شہر
۲۰۶۸ " چوہدری فضل الرحمٰن صاحب کراچی
۲۰۶۹ " رشید علی خان صاحب کراچی
۲۰۷۰ " شیخ بدیع الرحمٰن صاحب کراچی
۲۰۷۱ " محمد عیسٰی خان صاحب کراچی
۲۰۷۲ " محبوب احمد ادریس صاحب کراچی
۲۰۷۳ " عزیز اللہ صاحب کراچی (باقی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب کا
مکمل سیٹ
۲۳ جلدوں میں
ہدیہ ۲۲۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
جلد دوم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداروں کو مہیا کر دی جائیں گی
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۸۱

امانت تحریک جدید
امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے!
- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے چھوٹی موٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔
مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں۔ (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ہر قسم کا سامانِ سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

صافی ٹیبلٹ خرابی خون پھوڑے پھنسی۔ داد، چنبل، خارش وغیرہ کی صفائی کے لئے مجرب فی شیشی دو روپے۔ جلد پر لگانے والی دوائی قیمت دو روپے علامات مفصل لکھیں۔
قبض کی گولیاں دائمی قبض پیٹ کی ریحی اور قبض سے پیدا ہونے والی تمام امراض میں مفید گولیاں۔ چار روپے سو۔
حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ چک چٹھہ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ

نصرت رائٹنگ پیڈ
کی ہر گھر میں ضرورت ہے کیونکہ اس کے ہر ورق پر!
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کے الفاظ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار درج ہیں۔ فی پیڈ ایک روپیہ اور ایک روپیہ ۲۵ پیسے
ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

گزشتہ چند یوم کی اہم جماعتی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ ر امان تا ۲۳ ر امان ہش ۱۳۵۰

(۱) گزشتہ دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ ۲۰ ر امان کی رات کو ہلکے چکروں کی تکلیف ہو گئی تھی مگر طبیعت بفضلہ تعالیٰ جلد بہتر ہو گئی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

(حضور کی صحت کے متعلق تازہ رپورٹ صفحہ اوّل پر درج ہے۔

(۲) حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۹ ر امان کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں آیت استخلاف (سورۃ النور آیت ۵۶) کی تفسیر بیان کر کے خلافت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان انعام یعنی خلافت کے آسمانی نظام کی دل و جان سے قدر کرنے اور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

(۳) محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے نقطہ نگاہ سے موجودہ وقت کے ایک نہایت اہم تقاضے پر روشنی ڈالتے ہوئے انصار اللہ کو توجہ دلائی ہے کہ اب باتیں کرنے اور سننے کا نہیں بلکہ دنیا کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کا وقت ہے آپ نے فرمایا زمانہ کروٹ لے رہا ہے اور وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلے گا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اسلام دنیا میں غالب آئے۔ اور اطراف و جوانب عالم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو۔ (اور یقیناً ہم یہی چاہتے ہیں اور یہی ہمارا منتہائے مقصود ہے) تو پھر ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم اپنے اندر غیرت کے جذبہ کو فروغ دیں اور اس جذبہ کے زیر اثر اسلامی تعلیم کا ایسا دلکش عملی نمونہ پیش کریں اور اس راہ میں اس حد تک قربانی و ایثار سے کام لیں کہ دنیا اسلام کی طرف کھنچی چلی آئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا صاحب موصوف ۱۲ ر امان ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۱۲ ر مارچ ۱۹۷۱ء) کو مجلس انصار اللہ لائل پور کی سالانہ تقریب میں تقریر فرما رہے تھے۔

مجلس لائل پور کی یہ سالانہ تقریب چار بجے سہ پہر مسجد فضل لائل پور میں منعقد ہوئی جس میں مجلس مقامی کے اراکین نیز خدام اور اطفال کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قائدین مجلس مرکزیہ کی معیت میں ربوہ سے لائل پور تشریف لے جا کر شرکت فرمائی اور انصار کو بیش قیمت نصائح اور ہدایات پر مشتمل ایک پُر اثر خطاب سے نوازا۔

قائدین مجلس مرکزیہ کی معیت میں جب حضرت صدر محترم بذریعہ موٹر کار لائل پور پہنچے تو محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور، مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع لائل پور۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب زعیم اعلیٰ لائل پور شہر مکرم چوہدری احمد الدین صاحب منتظم شعبہ عمومی اور مجلس مقامی کے دیگر عہدیداروں نے مسجد فضل کے دروازے پر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ آپ کے وہاں پہنچنے اور نہایت سلیقہ سے ترتیب دی ہوئی استقبالیہ تقریب کے بعد جس میں لائل پور شہر کے قریباً چار صد احباب کو صدر محترم کی معیت میں ایک ہی دستر خوان پر چائے نوش کرنے کا موقع ملا۔ سالانہ تقریب کا آغاز چار بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ناظم اعلیٰ ضلع لائل پور نے کی۔ تلاوت کے بعد جملہ انصار بھائیوں نے کھڑے ہو کر حضرت صدر محترم کی اقتدا میں اپنا عہد دہرایا بعد ازاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قرآن مجید کا درس دیا آپ نے سورۃ المومنون کے آخری رکوع کی تلاوت کے بعد اس کی تفسیر بیان کی۔

درس قرآن مجید کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب قائد ایثار نے علی الترتیب "تربیت نفوس" اور موجودہ وقت کے اہم تقاضے کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ بعدہٗ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب زعیم اعلیٰ لائل پور شہر نے اپنی مجلس کی سال گزشتہ کی کارگزاری پر مشتمل ایک جامع رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آخر میں حضرت صدر محترم نے انصار اللہ کو ایک اہم اور پر اثر خطاب سے نوازا۔

(۴) مکرم ملک بشارت احمد صاحب واقف زندگی ربوہ کے فرزند عزیز ملک مبارک احمد امسال پنجاب یونیورسٹی میں بی ایس سی آنرز (جیالوجی) کے امتحان میں اوّل آئے ہیں نیز انہوں نے جیالوجی آنرز کے گزشتہ ریکارڈ ۴۴۰ نمبروں کے مقابل پر ۴۶۲ نمبروں سے نیا ریکارڈ قائم کیا ہے اور وہ گولڈ میڈل کے مستحق قرار پائے ہیں۔ احباب عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ ایم ایس سی میں بھی اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(۵) یہ خبر قارئین کے لئے باعث مسرت ہو گی کہ جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات نے اسی سال گورنمنٹ کالج سرگودھا میں منعقد ہونے والے بین الجامعی انگریزی مباحثہ میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے ٹرافی جیت لی۔ عزیزہ عفت افتخار خالق سالِ سوم نے اوّل اور عزیزہ عائشہ نصیر سالِ چہارم نے سوم انعام حاصل کیا۔ نیز گورنمنٹ کالج گجرات کے بین الجامعی انگریزی مباحثہ میں عزیزہ عفت افتخار خالق سالِ سوم۔ سوم انعام کی حقدار قرار پائیں

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان طالبات اور جامعہ نصرت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

دفاتر اور تعلیمی اداروں میں عام تعطیل، پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے خصوصی دعائیں

ربوہ ۔ ۲۳ ر مارچ ۱۹۷۱ء کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی اس روز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ، وقف جدید انجمن احمدیہ اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے جملہ دفاتر اور صیغہ جات میں نیز ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں میں تعطیل رہی۔ اس روز شہر کی جملہ مساجد میں نماز فجر کے دوران خصوصیت سے دعائیں مانگی گئیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص کے ماتحت پاکستان کو تمام اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھے۔ اور اس کے فضل سے پاکستان کی سالمیت اور استحکام پر نہ صرف یہ کہ کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ بلکہ یہ مستحکم سے مستحکم تر ہو کر بہت خوش اسلوبی سے ترقی اور خوش حالی کی منازل طے کرتا چلا جائے۔ آمین۔

مجلس مشاورت کے ایام میں دفتر مجلس نصرت جہاں کھلا رہے گا

ڈاکٹر صاحبان۔ اساتذہ اور نمائندگان کو اطلاعات بہم پہنچانے کے لئے ہمارا دفتر ۲۶ ر مارچ بعد نماز جمعہ ایک گھنٹہ کے لئے کھلا رہے گا۔ اسی طرح ہفتہ اور اتوار کے دن بھی دفتر کھلا رہے گا۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

فوری ضرورت

ہمیں مغربی افریقہ کے لئے ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو آنکھوں کی بیماریوں کا بھی ماہر ہو ایسے ڈاکٹر صاحبان جو ہوں۔ اپنے کوائف اور پتہ سے مطلع کریں۔ جس دوست کو ایسے ڈاکٹر کا علم ہو ان کے نام اور ایڈریس سے ہمیں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

زائرین مجلس مشاورت کیلئے ضروری اعلان

بیرون ربوہ کے جو احباب مجلس مشاورت پر بطور زائر (مہمان) تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ صاحب یا امیر کی تصدیق ضرور لادیں تاکہ تعارف میں آسانی ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴